مدرسہ احیاءُ السُّنہ و خانقاہ اشرفیہ اختریہ مُقیمیہ
فاروقہ (پوسٹ کوڈ ۴۰۴۰۰) ضلع سرگودھا 0301/0335-6750208
ehyaussunnah@gmail.com | www.ehyaussunnah.blogspot.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی اَمَّا بَعۡدُ!

اللہ کے نزدیک کس کا دِل قیمتی اور محبوب ہے؟

ارشاد فرمایا کہ: بعض لوگ ایسے ہیں کہ ان کے جسم پر دو ہزار کا لباس ہے اور دو لاکھ کی کار میں ان کا جسم بیٹھا ہوا ہے، لیکن ان کا دل ویران ہے، حق تعالیٰ کے تعلق اور محبت سے بالکل خالی ہے، اللہ کے نزدیک ان کے دل کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ اور بعض بندے ایسے ہیں کہ ان کے جسم پر پیوند لگے ہوئے ہیں اور کھانے میں چٹنی روٹی ہے، لیکن ان کے سینوں میں جو دِل ہے وہ حق تعالیٰ کے قرب و معیت سے اس قدر قیمتی ہو گیا کہ وہ ایک دل اللہ کے نزدیک لاکھوں غافل اجسامِ انسانیہ سے زیادہ محبوب، فائق تر اور قیمتی ہے اور حق تعالیٰ کے تعلق کے فیض سے چٹنی روٹی اور اِفلاس میں ان کے دلوں کو وہ چین نصیب ہے کہ بادشاہوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھا۔ برعکس جو خدا سے غافل ہیں ان کا جسم اگرچہ کار میں بیٹھا ہوا ہے اور دو ہزار کا سوٹ زیب تن کیا ہوا ہے اور زبان پر مُرغ اور بریانی کا لُقمہ ہے، لیکن دل بے چین و بے سکون ہے۔

معلوم ہوا کہ باہر کی چیزیں دل کو سکون نہیں دے سکتیں۔ اندر اگر سکون ہے تو باہر کی چیزیں کار، بنگلہ، بیوی، بچے اور عمدہ غذائیں اچھی معلوم ہوتی ہیں، اور اگر دل میں سکون نہیں ہے تو باہر کی چیزیں کانٹا معلوم ہوتی ہیں، پھر بیوی بچے بھی اچھے نہیں لگتے، کار اور بنگلہ بھی اچھا نہیں لگتا، مُرغ اور

کباب کا لُقمہ بھی زہر معلوم ہوتا ہے۔

دل گلستاں تھا تو ہر شئے سے ٹپکتی تھی بہار

دل بیاباں ہو گیا، عالم بیاباں ہو گیا

دِل کے اندر محبت دُنیا کی نہیں ''اللہ'' کی ہونی چاہیے:

اہلِ دُنیا کے لیے دنیا عذاب اس لیے ہوگئی کیونکہ دنیا کی محبت ان کے دل میں داخل ہوگئی، ورنہ اہل اللہ کے پاس اگر دنیا آتی بھی ہے تو وہ دنیا کو دل سے باہر رکھتے ہیں، ان کے دل میں صرف اللہ ہوتا ہے اور ہر وقت حق تعالیٰ کے قربِ خاص، تعلقِ خاص ومعیتِ خاصہ سے مشرف ہوتا ہے۔ ایسے دل کو اگر پوری دنیا کی سلطنت و بادشاہت بھی مل جائے اور وہ پوری کائنات پر سلطنت وحکمرانی کرے، لیکن کائنات اس کے سامنے بے قدر، محکوم اور مغلوب ہوتی ہے، کیونکہ سورج کا ہم نشین ستاروں سے کب مرغوب ہوسکتا ہے؟

جس کو اللہ تعالیٰ کی ہم نشینی ومجالست یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد کی توفیق اور ان کی محبت کی لذت و حلاوت نصیب ہوگئی، ساری کائنات کی لذتیں اس کے سامنے ہیچ، بے قیمت ہوجاتی ہیں۔

چوں سلطاں عزت علم بر کشد

جہاں سر بجیب عدم در کشد

وہ سلطانِ حقیقی جس دل پر اپنی معیتِ خاصہ کا انکشاف فرما دیتا ہے، ساری کائنات مع اپنی لذتوں کے جیب عدم میں اپنا سر ڈال دیتی ہے، اس لیے وہ دل پوری کائنات اور معاشرہ کی رفتار اور گمراہی پر غالب رہتا ہے، کیونکہ اس پر حق تعالیٰ کی محبت چھا گئی اس لیے یہ پوری کائنات اور زمانہ پر چھا گیا۔

میرا کمالِ عشق بس اتنا ہے اے جگر

وہ مجھ پہ چھا گئے، میں زمانے پہ چھا گیا

اس لیے آدمی عین امارت و بادشاہت کی حالت میں اللہ کا ولی ہوسکتا ہے۔

اللہ والے دُنیا نہیں چھُڑاتے، دونوں جہاں کی بادشاہت دِلواتے ہیں:

لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ والے دُنیا چھڑاتے ہیں، حالانکہ اللہ والے دُنیا نہیں چھڑاتے وہ تو ہمیں دونوں جہاں کی بادشاہت دینا چاہتے ہیں۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ جو ذات دونوں جہان کی مالک ہے اس کو راضی کرلو، تاکہ دُنیا کی زندگی میں بھی وہ عیش مل جائے جس پر بادشاہ رَشک کریں اور جنت کی دائمی سلطنت بھی مل جائے۔ جو شخص دونوں جہان کے مالک کو راضی کرلیتا ہے تو وہ مالکِ دو جہاں بھی اس کی زندگی کو عیش اور سکون والی زندگی بنادیتا ہے۔ اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا کوئی کفو نہیں ہے:

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

(سورۃ الاخلاص:۴)

''کوئی ان کی ہمسری اور برابری کرنے والا نہیں ہے''۔

اس لیے ان کے نام پاک کی لذت کا بھی کوئی کفو اور کوئی بدل نہیں ہے، حتیٰ کہ جنت کی نعمتیں بھی اللہ کے نام کی لذت کی برابری و ہمسری نہیں کرسکتیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ والے دنیا کے عوض نہیں بِکتے، کیونکہ ان کے دل اس عیش سے مشرف ہیں جس کا دونوں جہاں میں کوئی کفو، بدل اور ہمسر نہیں ہے۔ برعکس اہلِ دنیا جو مٹی اور پانی کی چیزوں سے لذت و عیش درآمد کر رہے ہیں، ان کا جرعۂ عیش (یعنی زندگی کا مزہ) بھی نحوستِ معاصی کی وجہ سے زہر اور تلخ ہو جاتا ہے۔ (مضمون کے مناسب مرشدی حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو شعر، جو جامع نے آخر میں لکھے ہیں)۔

دُشمنوں کو عیشِ آب و گِل دیا
دوستوں کو اپنا دردِ دل دیا
اُن کو ساحل پر بھی طُغیانی ملی
مجھ کو طوفانوں میں بھی ساحل دیا

(ماخذ: وعظ ''اہل اللہ اور صراطِ مستقیم'')